عہدِ عباسی کے نامور مترجم حنین بن اسحٰق العبادی کے دستیاب طبی مخطوطات

از جناب حکیم سید محمد حسان نگرامی ، ذاکر نگر ، نئی دہلی

ابو زید حنین بن اسحٰق العبادی عرب قبیلہ بنی عباد کا فرزند تھا سنہ ۱۹۴ھ/۸۰۹ء میں مملکت عراق کے مقام حیرہ میں پیدا ہوا[1] ستر سال تک طبیب، مترجم اور مؤلف کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ طبی کتابوں کے ترجمہ میں اس قدر بلند مقام حاصل تھا کہ عباسی حکمرانوں کے قائم کردہ دار الترجمہ بیت الحکمت کا افسر اعلیٰ مقرر ہوا اور ترجمہ کے میدان میں بیش بہا کارنامے انجام دے کر رئیس المترجمین قرار دیا گیا[2] اخیر عمر تک تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا سلسلہ جاری رہا بالآخر ۲۶۰ھ مطابق ۸۷۳ء میں اس عظیم طبیب، مترجم اور مؤلف نے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی[3]

اگرچہ حنین، مترجم، مصنف اور مؤلف تینوں حیثیتوں سے ایک نمایاں مقام کا مالک تھا لیکن مترجم کی حیثیت سے اسے زبردست شہرت اور فوقیت حاصل

ہے۔ حنین کو بحیثیت مترجم جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ فارسی، عربی، یونانی اور سریانی زبانوں میں تبحر مہارت رکھتا تھا۔ اور ساتھ ساتھ فنی اعتبار سے بھی اس کی معلومات بہت گہری تھیں۔ عام طور سے اس سے قبل کے ترجمہ نگار باضابطہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے تھے۔ اگر کسی ترجمہ نگار کا لسانیاتی پہلو مستحکم ہوتا تو وہ فن کے طبی نکات سے بھرپور واقفیت نہ رکھتا اور اگر کوئی فنی نقطۂ سے مکمل ہوتا تو اس کے اظہار و ابلاغ کا لسانی پہلو پوچ ہوتا۔ اس کے برخلاف حنین بن اسحٰق نے لسانی اور فنی دونوں تعلیم پائی تھی، جس کو وہ اپنے ترجمہ میں برت کر شہرت کے آسمان پہ پہونچ گیا تھا۔ اس نے نہ صرف افلاطون، ارسطو اور اپٹولیس کی کتابوں کے ترجمے کئے بلکہ طبی سائنس کے تین اہم ترین مصنف بقراط، جالینوس اور دلیقوریدوس کی اکثر کتابوں کے تراجم کئے جو براہ راست طب یونانی اور طب عربی دونوں کے لئے بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ اگر حنین نے ان تراجم کے ذریعہ علوم کا احیار نہ کیا ہوتا تو مشرق میں ایسا کوئی نہیں تھا جو اتنی تن دہی اور سیر حاصل طریقہ پر حصہ لیتا۔ حنین کے ساتھ ایک پورا گروہ ترجمہ کے کام میں مصروف تھا۔ المتوکل نے اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کے پیش نظر ترجمہ کے کام پر مامور کر کے اصطفن بن بسیل، موسیٰ بن خالد اور یحییٰ بن ہارون جیسے مشہور علمار کو اس کے ساتھ کر دیا تھا، یہ علمار جب کام کر کے لاتے تو حنین ناقدانہ نظر سے تمام تفاصیل کو دیکھتا تھا۔

حنین ترجمہ اور تالیف دونوں ملاکر ۱۲۵ اہم کتابوں کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ جن میں ۶۰ ترجمے، جن میں جالینوس کی ۳۹، بقراط کی ۸، ارسطو کی ۷، افلاطون کی ۲، نقلس الاجانیطی کی ۲، اریباسوس کی ۳ اور جرجس اور دلیقوریدوس کی ایک ایک کتاب شامل ہے۔

پیش نظر مضمون میں دنیا کی مختلف لائبریریوں میں دستیاب حنین بن اسحٰق کے طبی مخطوطات کی تفصیل بھی درج کی جارہی ہے جو تصنیفی اور تحقیقی کام کو آگے بڑھانے کے لئے بے حد ضروری ہے۔

دنیا کے مختلف کتب خانوں میں طبی مخطوطات

پیش نظر فہرست میں حنین بن اسحٰق کے ۵۰ سے زائد طبی مخطوطات، کی تفصیل درج کی جارہی ہے۔ افسوس کہ صرف ۱۰ مخطوطات ہندوستان کی لائبریریوں میں دستیاب ہیں باقی دنیا کی مختلف لائبریریوں کی زینت ہیں ان میں سے بعض اتنے اہم ہیں جن کے مطالعہ سے بقراط اور جالینوس کی بنیادی طب کا ایک بار پھر سائنٹفک جائزہ لینے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ بعض مخطوطات امراض چشم اور اخلاط کے موضوع پر ملتے ہیں جو بہر حال اخلاط کے متنازعہ بحث پر بڑی حد تک معاون ہو سکتے ہیں اور امراض چشم پر آج کی طبی دنیا اہم معلومات کا اضافہ کرسکتی ہے

۱۔ کتاب مسائل حنین : امراض چشم پر اہم ترین تصنیف ہے اس کا مخطوطہ برلین، قونیہ، میونخ، لیڈن کی لائبریری میں دستیاب ہے۔

۲۔ کتاب ترکیب العین : اس کا مخطوطہ ایتھنز، برٹش میوزیم، لیڈن اور دارالکتب مصریہ کے ذخیروں میں شامل ہے۔

۳۔ کتاب العین : اس کا مخطوطہ تیموریہ، لینن گراڈ اور دارالکتب مصریہ کے ذخیروں میں شامل ہے۔

۴۔ کلام جمعہ حنین بن اسحٰق لارسطوطالیسی : مخطوطہ دارالکتب مصریہ اور حلب کی خیاط لائبریری کی زینت ہے۔

۵۔ کتاب الاغذیہ : اس کا مخطوطہ خدابخش پٹنہ میں دستیاب ہے۔

۶۔ رسالۃ فی تدبیر الصحۃ : اس کا مخطوطہ طہران کے سنا ء اور طب کے مکتبہ حکیم کی زینت ہے۔

۷۔ کتاب الفوائد فی تنویع الفوائد : اس کا مخطوطہ آصفیہ حیدرآباد اور خدا بخش پٹنہ میں محفوظ ہے۔[۹]

۸۔ معانی استخرجہا حنین من کتب البقراط وجالینوس : اس کا مخطوطہ طہران کے مکتبہ ملی میں دستیاب ہے۔

۹۔ کتاب الکرمہ : اس کے مخطوطات ایا صوفیہ، احمد ثالث، تیموریہ اور دار الکتب مصریہ کے ذخیرے میں شامل ہیں۔

۱۰۔ اختصار کتاب جالینوس فی الادویۃ المفردہ : احمد ثالث، سرای استانبول اور نور عثمانیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔

۱۱۔ کتاب اختلاف الاعضاء لجالینوس : مخطوطہ استانبول میں دستیاب ہے۔

۱۲۔ کتاب ترکیب الادویۃ لجالینوس : اس کا مخطوطہ پیرس، احمد ثالث اور اسکوریاں کے کتب خانوں کی زینت ہے۔

۱۳۔ اساس الطب : مخطوطات رضا رام پور، نیشنل یونانی کل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ اور آصفیہ حیدرآباد میں دستیاب ہیں۔

۱۴۔ کتاب الاخلاط لابقراط : بیروت کے قدیس یوسف کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۱۵۔ تفسیر جالینوس لکتاب الفصول البقراط قاتیکان؛ رضا رام پور، شتانیشتا پوز کے کتب خانوں میں محفوظ ہے۔

۱۶ کتاب النبض للمتعلمین : جاریت اور مجلس طہران کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۱۷۔ جوامع مقالات جالینوس فی التدابیر الملطف : اباصوفیا میں محفوظ ہے۔

۱۸۔ کتاب الاعضاء الآلمہ لجالینوس : اس کا مخطوطہ دار الکتب مصر تیموریہ، اسکوریال میونخ اور ادنبرہ کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۱۹۔ کتاب فی علامات البحران لجالینوس : استانبول کے جار اللہ کتب خانہ کی زینت ہے۔

۲۰۔ کتاب الشفاء الامراض جار اللہ : رضا رام پور، اباصوفیا اور مجلس طہران میں اس کے مخطوطات محفوظ ہیں۔

۲۱۔ کتاب ترکیب الادویۃ بحسب المواضع الآلمۃ : اس کا مخطوطہ استانبول اور احمد ثالث کی لائبریری میں دستیاب ہے۔

۲۲۔ شمار تفسیر جالینوس لکتاب البقراط فی تدبیر الامراض الحاد اباصوفیا میں موجود ہے

۲۳۔ شمار کتاب البقراط فی المولودین لثمانیۃ اشہر : میونخ، پیرس اور اسکوریال کے ذخیرہ کی زینت ہے۔

۲۴۔ جوامع الاسکندرانیین الستۃ عشر لکتب جالینوس : مخطوطہ رضا رام پور اور اناطول کی مغنیسا لائبریری میں دستیاب ہے۔

۲۵۔ مقالۃ فی الدغدغۃ : اباصوفیا اور مجلس طہران کی زینت ہے

۲۶۔ کتاب ثبت الکتب التی لم یذکرھا جالینوس فی فہرست کتبہ : اباصوفیا میں دستیاب ہے۔

۲۷۔ کتاب قوی الاغذیہ : نور عثمانیہ کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۲۸۔ کتاب فرق الطب لجالینوس : جاریت طہران میں دستیاب ہے

۲۹۔ جوامع جالینوس فی اسرار النساء: مکتبہ دانشگاہ طہران کی زینت ہے

۳۰۔ کتاب تقدمۃ المعرفۃ: اس کا مخطوطہ پیرس، اباصوفیا، المدینہ اسکندریہ کے کتب خانوں میں محفوظ ہے۔

۳۱۔ تفسیر کتاب الابیذیمیا لجالینوس: برلین، دمشق، آصفیہ کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۳۲۔ ابدال الادویۃ المفردۃ: مخطوطہ اباصوفیا میں محفوظ ہے۔

۳۳۔ آلات الغذاء: اس کا مخطوطہ مکتبہ ملی اور حکیم حلب کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۳۴۔ تحفۃ الاطباء و ذخیرۃ الاطباء: رباط میں محفوظ ہے۔

۳۵۔ کتاب الحمیات: حکیم حلب اور جار اللہ میں دستیاب ہے

۳۶۔ کتاب فی تدبیر المستسقین
۳۷۔ کتاب تدبیر السوداویین
۳۸۔ مقالۃ فی الاجنۃ
۳۹۔ مقالۃ فی الحمام
۴۰۔ مقالۃ فی تولد الحصاۃ
۴۱۔ مقالۃ فی دق النفاس
۴۲۔ مقالۃ فی قرص العود
۴۳۔ مقالۃ فی قرص البنفسج
۴۴۔ کتاب فی البقول

} ان ساری کتابوں کے مخطوطات حلب کے مکتبہ حکیم کی زینت ہیں۔

۴۵۔ کتاب اصلاح الجبن : مکتبہ قاہرہ میں دستیاب ہے۔

۴۶۔ معرفۃ قوۃ الابدان : آصفیہ اور حکیم حلب کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

۴۷۔ دفع مضار الابدان : آصفیہ حیدر آباد میں محفوظ ہے۔

۴۸۔ کتاب التشریح الصغیر : حکیم سید ظل الرحمن علی گڑھ کے ذاتی کتب خانہ کی زینت ہے۔

۴۹۔ کتاب المزاج : یہ بھی حکیم صاحب کے ذاتی ذخیرہ میں شامل ہے۔

۵۰۔ شرق الطب : طبیہ کالج قرول باغ دہلی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

مصادر

۱۔ طبقات ابن جلجل ص ۶۸

۲۔ عیون الانباء، ابن ابی اصیبعہ ص ۲۶۸

۳۔ مختصر التاریخ الطب العربی جلد اول ص ۴۲ کمال سامرائی

۴۔ اریبین میڈیسن، ای جی براؤن ص ۸۱

۵۔ بیت الحکمت کی طبی خدمات ــــ وسیم احمد اعظمی

۶۔ دی کیمبرج ہسٹری آف اسلام پی ایچ ہٹ ص ۸۶۷

۷۔ ہسٹری آف پرشیا، الگڈ ص ۱۰۴

۸۔ تاریخ الحکماء، جمال الدین قفطی ص ۲۴۶

۹۔ ہندوستان کے کتاب خانوں میں غیر مطبوعہ طبی مخطوطات ص ۳۵
خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ ۱۹۸۴ء